سوال

ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ مستقل جھگڑتا رہتا تھا ایک دن اسے اچانک علم ہوا کہ بیوی نے اپنے گھر والوں کو ٹیلی فون کیا جو دوسرے ملک میں رہتے تھے اور انہیں کہنے لگی کہ خاوند نے اسے طلاق دے دی ہے، تو انہوں نے ہوائی جہاز کے ٹکٹ خریدے اور وہ اپنی یس سالہ بچی کو لیکر ان کے ساتھ چلی گئی جب خاوند واپس آیا تو اسے اس موضوع کے متعلق علم ہوا تو وہ بھی اس کے فورا بعد ان کے پاس گیا اور جب وہاں پہنچا تو معاملہ واضح ہوا وہ کہنے لگی : اس نے طلاق کے الفاظ بولے تھے، لیکن خاوند کہتا ہے کہ : اسے تو اس کا علم نہیں، کیونکہ وہ غصہ کی حالت میں تھا اور اسی طرح وہ یہ بھی عذر پش کرتا ہے کہ اسے تو علم ہی نہ تھا کہ غصہ کی حالت میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے، یا طھر کی حالت کے بغیر بھی طلاق ہو جاتی ہے (جیسا کہ اس کا خیال ہے واللہ اعلم، ہو سکتا ہے اسے یاد آ جائے کہ اس نے طلاق کے الفاظ بولے تھے) بہر حال وہ عدالت میں گئے اور قاضی نے دونوں کا موقف سنا اور طلاق کا فیصلہ دے دیا، اس کے بعد اس نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ بیوی سے رجوع کر لے لیکن ایک نئی مشکل پیدا ہو گئی کہ بیوی کا خاندان رجوع سے انکار کرتا ہے، اور ابتداء میں بیوی بھی ان کے ساتھ تھی لیکن بعد میں اس نے اپنی رائے تبدیل کر لی، ابھی تک بیوی کے والدین عدم رجوع پر مصر ہیں، اور اس کی بیوی اپنے ملک میں ہے اور وہ خود یہاں اسٹریلیا میں ہے، اور عدت کی مدت ختم ہونے کے قریب ہے، اسے معلوم نہیں ہو رہا کہ وہ کیا کرے کیا اسے چھوڑ دے ؟ اور اگر وہ ایسا کرتا ہے تو پھر اس کی بچی جو کہ باپ کے گھر میں نہیں ہے کا مستقبل کیا ہوگا اور نئی شادی کر لے، جس کی بنا پر اس کے اخراجات بڑھ جائینگے کیونکہ تین خاندانوں کا بوجھ ہوگا (نئی بیوی، اور والدین اور اس کی پہلی بیوی اور بچی کا خرچ) وہ کہتا ہے : میرے لیے تو سب راہ تنگ ہو گئے ہیں اور دعاء کے علاوہ کوئی حیلہ بھی نہیں رہا، لہذا آپ کیا نصیحت کرتے ہیں جو ہمارے لیے راہنمائی کرے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور دورود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

اول :

اگر آدمی اپنی بیوی کو پہلی یا دوسری طلاق دے دے اور طلاق مال پر نہ ہو تو یہ طلاق رجعی کہلاتی ہے اس میں خاوند کو اپنی بیوی سے عدت میں رجوع کرنے کا حق حاصل ہے، اور اس میں نہ تو بیوی کی رضامندی شرط ہے، اور نہ ہی بیوی کے ولی کی رضامندی شرط ہوگی؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

اور طلاق یافتہ عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک روکے رکھیں، انہیں حلال نہیں کہ اللہ نے ان کے رحم میں جو پیدا کیا ہے اسے چھپائیں، اگر انہیں اللہ تعالی پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہو، اور ان کے خاوند اس مدت میں انہیں لوٹا لینے کے پورے حقدار ہیں اگر ان کا ارادہ اصلاح کا ہو، اور عورتوں کے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان پر مردوں کے ہیں اچھائی کے ساتھ، ہاں مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے اور اللہ تعالی غالب و حکمت والا ہے البقرۃ (228).

مزید آپ سوال نمبر (75027) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

اس بنا پر سائل کو اپنی بیوی سے رجوع کا حق حاصل ہے چاہے وہ بیوی اس رجوع پر راضی نہ بھی ہو، اور اس رجوع کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ کہے : میں نے اپنی بیوی سے رجوع کیا چاہے وہ اس رجوع کا بیوی کو بتائے یا نہ بتائے، اور اسے چاہیے کہ اس رجوع پر وہ گواہ بنا لے تاکہ بیوی یہ دعوی نہ کر سکے کہ اس نے عدت میں رجوع نہیں کیا

اور جب خاوند بیوی سے رجوع کر لے تو شرعی طور پر لازم ہے کہ وہ خاوند کے پاس جائے وگرنہ وہ شرعی طور پر نافرمان ٹھرے گی، الا یہ کہ اس کا خاوند کے ساتھ رہنا ضرر شمار ہوتا ہو، تو اس صورت میں ضرر و نقصان کو ختم کرنے کے لیے طلاق طلب کرنے کا حق حاصل ہوگا

مقصد یہ ہے کہ عدت ختم ہونے کا کوئی خوف نہیں کیونکہ اس کے لیے بیوی کے بغیر اب رجوع کرنا ممکن ہے چاہے بیوی راضی نہ بھی ہو

ہم سائل کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ وہ بیوی کو ٹیلی فون کر کے کہے : میں نے تیرے ساتھ رجوع کر لیا ہے ، اور اس پر وہ گواہ بھی بنا لے ، تو اس طرح اس کی بیوی اس کی عصمت میں واپس آ جائیگی ، حتی کہ اللہ تعالی ان دونوں کے لیے آسانی پیدا کر دے ، اور بیوی اپنے والدین کو راضی کرنے کے بعد خاوند کے پاس چلی جائے

دوم :

بیوی کو چھوڑنا یا دوسری شادی کرنے میں فرق اور اسے اختیار کرنا تو اس میں پائی جانے والی مصلحت اور خرابیوں میں موازنہ کرنے کے بعد ہوگا ، اور یہ چیز انسان کی حالت کے مطابق ہے کسی شخص کی مالی اور نفسی حالت دوسرے شخص سے مختلف ہوتی ہے اور اس میں آنے والی مشکلات کو برداشت کرنے کی صلاحیت کسی دوسرے سے کم یا زیادہ ہوتی ہے جو کہ ایک سے زائد بیویوں کی صورت میں مشکلات پیدا ہوتی ہیں اس لیے حالت مختلف ہونے سے حکم بھی مختلف ہوگا اور یہ بھی احتمال ہے کہ دوسری شادی کے بعد بیٹی سے بھی جدائی ہو جائے

کسی بھی شخص کو ایسا کوئی قدم اٹھانے سے قبل غور و فکر کر لینا چاہیے ، اور ایسے شخص سے مشورہ بھی کر لے جو ایسے حالات سے واقف ہو ، اور پھر اللہ تعالی سے استخارہ بھی کرے اور اسے ہر اہم کام میں اللہ سے عاجزو انکساری کے ساتھ دعاء بھی کرنی چاہیے

والله اعلم .

الاسلام سوال و جواب

130972